فقہ اور حدیث پڑھ کر لوٹے تو اسد بن عبد اللہ کی ذاتی تمکنت اور غرورِ علم نے ان کے درس میں بطور شاگرد بیٹھنے سے ابا کیا اور وہ امام مالک سے تحصیل علم کرنے مدینہ چلے گئے۔ امام مالک اس وقت علیل تھے بہت دن انتظار کرنے کے بعد بھی جب ان کو صحت نہیں ہوئی تو انھوں نے اسد کو وطن لوٹنے اور ابن وہب سے تحصیلِ علم کا مشورہ دیا اور کہا کہ میں نے اپنا سب علم ان کے سینہ میں اتار دیا ہے اور اب کسی کو وہاں سے میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ مشورہ اسد کو بہت شاق گذرا اور انھوں نے لوگوں سے پوچھا کہ مالک جیسا کوئی فقیہ کسی دوسری جگہ بھی پایا جاتا ہے۔ ان کو بتایا گیا کہ کوفہ میں ایک جوان فقیہ محمد بن حسن شیبانی ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے علم دین حاصل کیا ہے، یہ سن کر اسد کوفہ چلے گئے اور محمد شیبانی کے درس میں شامل ہو گئے امام محمد ان کے شوق و ذہانت سے ایسے متاثر ہوئے کہ ہر شاگرد سے زیادہ اپنی توجہ کرنے لگے اور اپنا سب فقہی علم ان کے سینہ میں اتار دیا متاعِ علم سے پوری طرح بہرہ اندوز ہو کر اسد مغرب آگئے اور اپنا درسی حلقہ شروع کیا جوان طلبہ نے جب ان کی فقہی لیاقت کے جوہر دیکھے تو دنگ رہ گئے، اسد نے ایسے ایسے مسائل کی عقلی و قیاسی تخریج و تفریع کی جو ابن وہب کے وہم میں بھی کبھی نہ گذرے ہوں گے، نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ بڑی تعداد میں ان کے حلقہ میں آنے لگے اور حنفی فقہ کی اشاعت مغرب میں خوب ہونے لگی میں نے دریافت کیا اندلس میں حنفی مذہب کیوں نہیں پھیلا تو مجھے بتایا گیا کہ اول اول وہ وہاں اسی طرح رائج تھا جیسا کہ مغرب میں پھر حنفی اور مالکی عالموں میں ایک دن بادشاہ وقت کے سامنے مناظرہ ہوا تو انھوں نے ابوحنیفہ اور مالک کا وطن پوچھا جب ان کو معلوم ہوا اول الذکر کوفہ میں رہتے تھے اور آخر الذکر مدینہ میں تو انھوں نے کہا دار الہجرۃ کا عالم زیادہ لائقِ تقلید ہے، ہم کو اسی کی طرف جھکنا چاہیے اور اسی کے فقہ اور حدیث پر عمل کرنا چاہیے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میری حکومت میں دو مذہبوں پر عمل ہو اس لئے ابوحنیفہ کے متبعین کو ملک سے نکل جانا چاہیے۔

تیسرا مذہب فاطمی تھا، اس کی تین شاخیں تھیں جو شیعی، معتزلی، باطنی، قرمطی اور اسماعیلی اصولوں پر مبنی تھیں، مغرب کے باشندے فاطمی مذاہب کے بارے میں تین رائیں رکھتے تھے کچھ اس کو درست خیال کر کے اس پر عمل کرتے تھے، کچھ اس کو غلط جان کر اس کی تردید کرتے تھے اور کچھ ایسے تھے جو نہ معتقد تھے نہ منکر بلکہ اس کو امت کے چند در چند فقہی و اجتہادی اختلاف کی ایک شکل سمجھتے تھے صقلیہ کی بیشتر آبادی حنفی تھی جہاں تک کہ قرارت قرآن کا تعلق تھا سارے ملک میں صرف نافع بن نعیم متوفی ۱۶۹ھ کی قرارت پر عمل ہوتا تھا۔[1]

---

[1] مقدسی ص ۲۳۶-۲۳۸